Regd No 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

35

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون ۲۹۷۹

یوم پنجشنبہ

۵ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۱۲ شہادت ۱۳۳۰ ہش	۱۲ اپریل ۱۹۵۱ء	نمبر ۸۷

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کل رات سے پاؤں اور گھٹنے میں شدید درد نقرس کی تکلیف شروع ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

دوسری پنجاب تبلیغ کانفرنس

لاہور ۱۱ اپریل۔ دوسری پنجاب تبلیغ کانفرنس ۱۳، ۱۴ اپریل کو صبح ۹ بجے پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں منعقد ہوگی۔ وزیر تعلیم آنریبل سردار عبد الحمید دستی کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے۔

صدر ٹرومین نے جنرل میکارتھر کو تمام عہدوں سے سبکدوش کر دیا

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ صدر ٹرومین نے کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل ڈگلس میکارتھر کو تمام عہدوں سے سبکدوش کر دیا ہے۔ وہ اس وقت اتحادی فوجوں کے کمانڈر انچیف کے علاوہ مشرق بعید میں کمانڈنگ جنرل کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کی جگہ کوریا میں لڑنے والی آٹھویں امریکی فوج کے کمانڈر جنرل میتھیو رجوے کو مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں صدر ٹرومین کی طرف سے جو سرکاری بیان جاری ہوا ہے۔ اس میں برطرفی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ جنرل میکارتھر اپنے فرائض کی بجا آوری میں امریکہ اور اقوام متحدہ کی پالیسی اور مقاصد کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں بیان میں مزید لکھا ہے کہ فوجی جرنیلوں کو حکومتی پالیسی اور احکامات کا پابند ہونا چاہیئے۔ خاص طور پر نازک حالات میں اس امر کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کئی مرتبہ انہیں خفیہ ہدایات دی گئیں۔ لیکن انہوں نے ان کی کما حقہ، پابندی نہیں کی۔ اس ضمن میں بالخصوص ان مراسلوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں جنرل میکارتھر کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ امریکی دفتر خارجہ سے وضاحت حاصل کئے بغیر خارجہ پالیسی کے بارے میں کوئی تقریر یا بیان جاری نہ کریں۔ انہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی سے بھی احتراز نہ کیا۔ — ان کی برطرفی صدر ٹرومین کے ساتھ مسلسل اختلافات کا نتیجہ ہے۔ انہیں کمیونزم کے خلاف جدوجہد میں صدر ٹرومین اور امریکی حکومت کے نظریات سے بنیادی اختلاف تھا میکارتھر اس خیال کے سختی سے حامی تھے کہ کوریا میں کھل کر جنگ کرنی چاہیئے۔ وہ چاہتے تھے کہ منچوریا میں کمیونسٹ اڈوں پر حملہ کرنے کی انہیں اجازت دی جائے اور چین کی نیشنلسٹ فوجوں کو امداد بہم پہنچا کر انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ فارموسا سے باہر آ کر کمیونسٹ فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔

صدر ٹرومین اور اقوام متحدہ کا خیال تھا کہ اس پالیسی پر عمل کرنے سے چین کے ساتھ بڑے پیمانہ پر جنگ چھڑ جائے گی اور اس طرح امن عالم کے لئے ایک مستقل خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ جنرل میکارتھر اپنی صفائی میں ایک بیان تیار کر رہے ہیں۔ برطرفی کا حکم موصول ہونے پر آج انہوں نے اپنے چیف آف دی سٹاف کو فوراً چارج دیدیا۔

سندھ میں عام انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کے اصول پر ہوں گے

مہاجرین کیلئے علیحدہ نشستیں مخصوص نہ کی جائیں گی

کراچی ۱۱ اپریل۔ آج صبح پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس مجلس دستور ساز کی حیثیت سے منعقد ہوا جس میں تمام بالغوں کے حق رائے دہندگی کے اصول پر سندھ میں عام انتخابات منعقد کرنے کا بل منظور کیا گیا۔ اس میں تمام بالغوں کے لئے رائے دہندگی کا حق تسلیم کرنے کے علاوہ مجلس آئین ساز کے اراکین کی تعداد بھی بڑھا دی گئی ہے۔ چنانچہ اب سندھ کی مجلس آئین ساز ۱۰۷ ممبران پر مشتمل ہوگی۔ اس میں ۸۰ نشستیں مسلمانوں کے لئے، چھ جنرل اور تین مسلم خواتین کے واسطے مخصوص ہوں گی — وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے بل پیش کرتے ہوئے کہا۔ سندھ کی آبادی ۴۷ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس اعتبار سے ہر ۴۵ ہزار افراد کیلئے ایک نشست رکھی گئی ہے۔ ممبران اسمبلی کی تعداد میں یہ اضافہ صوبائی حکومت سے مشورے کے بعد کیا گیا ہے۔ مہاجرین کے لئے علیحدہ نشستیں مخصوص نہیں کی گئی ہیں۔ حکومت چاہتی ہے کہ سندھ میں مہاجر اور مقامی کے درمیان کوئی فرق باقی نہ رہے۔ ان کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ مقامی آبادی کے ساتھ گھل مل کر رہیں۔ ان کے لئے علیحدہ نشستیں مقرر نہ کرنے کی اور وجوہات بھی ہیں۔ جن میں سے بڑی وجہ یہ ہے کہ سندھ میں مہاجرین عام طور پر بڑے بڑے شہروں میں آباد ہیں۔ جہاں ان کی نمائندگی کثیر تعداد میں آباد ہونے کی وجہ سے خود بخود ہو جائے گی — اور اس طرح ان کے مفاد کو قطعاً کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس بل کے منظور ہو جانے کے بعد ایک اور اہم بل پر بحث شروع ہوئی۔ بحث ابھی جاری ہی تھی کہ اجلاس جمعہ تک ملتوی کر دیا گیا۔

برطرفی کا ابتدائی ردّ عمل

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ جنرل میکارتھر کی برطرفی کے متعلق ابتدائی ردّ عمل کے طور پر جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ اور یورپ میں صدر ٹرومین کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ وہاں عام ردّ عمل یہی ہے کہ اب کوریا کی لڑائی پھیل کر چین کے ساتھ کھلی جنگ چھڑ جانے کا خطرہ دور ہوگیا ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر موریسن آج دار العوام میں اس کے متعلق ایک بیان بھی دے رہے ہیں۔ اٹلی فرانس اور ہالینڈ کے نمائندوں نے بھی اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ ابھی تک صرف امریکہ کی ریپبلکن پارٹی کی طرف سے نکتہ چینی کی گئی ہے

دار العوام میں بجٹ پر عام بحث

لندن ۱۱ اپریل۔ آج برطانوی دار العوام میں بجٹ کی تجاویز اور ۱۹۵۱ء کے معاشی سروے پر عام بحث شروع ہوگئی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں اور آپؐ کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپؐ کے بعد وہی نبی آسکتا ہے جس کی تربیت آپؐ کے فیضان سے ہوئی ہو اور آپؐ کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہو۔ اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ و ۶۹)

نئی کابینہ کا پہلا رسمی اجلاس

لاہور ۱۱ اپریل۔ آج پنجاب کی نئی کابینہ کا پہلا رسمی اجلاس منعقد ہوا۔ صوبے کے گورنر عزت مآب سردار عبد الرب نشتر نے اجلاس کی صدارت کی۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے کہ کابینہ نے مسلم لیگ کے انتخابی منشور کی روشنی میں اپنے آئندہ پروگرام کے متعلق بات چیت کی۔

کھانڈ کے راشن میں تخفیف

حکومت پنجاب نے کھانڈ کے راشن میں پچاس فیصدی تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاز نہ ملنے کے باعث بیرونی ممالک سے کھانڈ کی درآمد میں کافی کمی واقع ہوگئی ہے دوسرے ماہ رمضان کے واسطے وافر مقدار میں چینی کا سٹاک رکھنا بھی ضروری تھا اس لئے یہ عارضی قدم اٹھایا گیا ہے بیرونی ممالک سے چینی کی متوقع مقدار موصول ہونے پر راشن کی سابقہ مقدار بحال کر دی جائے گی۔

بین المملکتی کواپریٹو کانفرنس کے فیصلے

لاہور ۱۱ اپریل۔ لاہور میں بین المملکتی کواپریٹو کانفرنس کا نواں اجلاس پنجاب کے رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز خان غلام محمد مبارزی کی صدارت میں منعقد ہوا۔

بھارتی پنجاب کے نمائندوں نے مادر کواپریٹو بنکنگ یونین جالندھر ڈسٹرکٹ میں مسلم مہاجرین کی چھ لاکھ سے زائد رقم کے دعاوی کو تسلیم کیا۔ اور ستر ہزار روپیہ کے باقی ماندہ مطالبہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ بھارتی پنجاب کے رجسٹرار کواپریٹو سوسائیٹیز ریکارڈ کی جانچ پڑتال کریں گے۔ سٹاف کواپریٹو تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی جالندھر میں مسلم مہاجرین کی جمع شدہ رقوم کے تبادلے کے متعلق فیصلہ کیا گیا کہ بھارتی پنجاب رقوم جمع کرانے والے مسلمانوں کو ان کی رقمیں ادا کریگا۔ مغربی پنجاب کے نمائندوں نے سابق سیکرٹری کواپریٹو بنکنگ یونین لاہور کے زیر بقایا کے حساب میں پنجاب کے ذمہ دعاوی کی رقم خارج کرنیکا فیصلہ کیا۔ یہ متفقہ طور پر تسلیم کیا گیا کہ ماڈل کواپریٹو تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی م

م سوسائٹی سیالکوٹ ایک غیر مسلم ادارہ تھا۔ اس لئے اس کا اثاثہ اور ریکارڈ بھارتی پنجاب کو منتقل کیا جائے۔ پی ڈبلیو ڈی کواپریٹو تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی لاہور کو غیر مسلم سوسائٹیوں کی فہرست سے خارج کرنا منظور کیا گیا۔ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف سوسائٹی کے اینگلو پاکستانی ارکان کے مطالبات کے متعلق طے پایا کہ انہیں بھارتی پنجاب کے ذمہ واجب الادا فہرست میں شامل کیا جائے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

انتخاب عہدہ داران جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

اس سے قبل متعدد مرتبہ اعلان کیا جاچکا ہے کہ سابقہ عہدہ داروں کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو ختم ہوچکی ہے لہذا آئندہ نئے انتخاب کرائے جائیں۔ مگر اس وقت تک جبکہ آئندہ سہ سالہ دور میں سے بھی ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء کو ایک سال ختم ہونے والا ہے دفتر ہذا کے ریکارڈ میں درج شدہ سابقہ جماعتوں میں سے بھی ابھی تک تقریباً ۲۰۰ جماعتیں ایسی باقی ہیں۔ جنہوں نے نظارت علیا کے باربار توجہ دلانے کے باوجود اب تک عہدہ داروں کا انتخاب نہیں کیا۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ انہوں نے جماعتی نظام کے قیام کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا۔

لہذا بذریعہ اعلان ہذا ایک مرتبہ پھر ایسی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اب جبکہ میعاد مقررہ میں سے بھی ایک سال کا عرصہ گزر چلا ہے۔ آئندہ دو سال کے عرصہ کے لئے جلد از جلد اپنے عہدہ داران کا انتخاب کرکے نظارت علیا میں منظوری کے لئے بھیجدیں۔ اور کوئی جماعت ایسی باقی نہ رہے جہاں عہدہ داروں کا انتخاب نہ ہوا ہو۔ اور ان کی باقاعدہ مرکز سے منظوری حاصل نہ کرلی ہو۔

انسپکٹران بیت المال اور مبلغین سلسلہ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ جات میں اس بات کا بھی خیال رکھیں۔ کہ جس جگہ وہ دورہ کے لئے جائیں۔ اگر وہاں کی جماعت کا انتخاب نہ ہوا ہو۔ تو فوراً اس جماعت کا انتخاب کرواکر نظارت علیا میں رپورٹ بھجوادیا کریں۔ اگر انسپکٹران بیت المال اور مبلغین سلسلہ نظارت کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اس طرف توجہ دیں۔ تو امید کی جاتی ہے کہ کوئی جماعت بھی ایسی باقی نہ رہے گی۔ جس کے عہدیدار باقاعدہ منتخب ہوکر مرکز کی طرف سے منظور شدہ نہ ہوں

لیکن یہ یاد رہے کہ انسپکٹران اور مبلغین کو انتخاب کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مرکز کے نمائندے ہیں۔ وہ صرف اس بات کی نگرانی کرسکتے ہیں کہ انتخاب کی کارروائی خلاف قواعد نہ ہو۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتب کی اشاعت

جماعت احمدیہ کے دوست بکثرت اس امر کا اظہار کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب نایاب ہوچکی ہیں انہیں دوبارہ چھپوایا جائے تا لوگ ان قیمتی معلومات سے مستفید ہوسکیں جو مصلح آخر الزمان نے رقم فرمائے۔ چنانچہ دوستوں کی اس بڑھتی ہوئی خواہش کو پورا کرنے کے لئے بک ڈپو تالیف و تصنیف نے کتابت۔ طباعت اور کاغذ کی گرانی کے باوجود ان کتابوں کو دوبارہ چھاپنا شروع کیا ہے۔ اور اس وقت تک مندرجہ ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں۔ جن کے نام معہ قیمت درج ذیل ہیں۔

(۱)	حقیقۃ الوحی کاغذ قسم اول	۸ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ روپے
(۲)	" " " دوم	۶ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ "
(۳)	تجلیات الٰہیہ	۰ ۔۔ ۴ ۔۔ ۰
(۴)	کشتی نوح اعلیٰ کاغذ	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۰
(۵)	" " ادنیٰ "	۰ ۔۔ ۶ ۔۔ ۰
(۶)	براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ قسم اول	۳ ۔۔ ۴ ۔۔ ۰ روپے
(۷)	" " " " دوم	۲ ۔۔ ۱۲ ۔۔ ۰ "

تحفہ گولڑویہ اور نزول المسیح کی کتابت ہوچکی ہے اور عنقریب پریس میں چھپنے کے لئے دے دی جائے گی۔

کاغذ کے گراں ہوجانے کی وجہ سے براہین احمدیہ حصہ پنجم کی قیمت دو روپیہ ۸/ ۲ روپے میں جس کا اعلان پہلے کیا گیا تھا ۴/ کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ اور جیسے جیسے کاغذ گراں ہوتا چلا جائے گا کتابوں کی قیمتیں بھی بڑھتی جائیں گی۔ اس لئے جو دوست ۱۵ مئی تک اپنے آرڈر بھجوادیں گے۔ ان کو پہلی قیمتوں پر ہی یہ کتابیں دی جائیں گی۔ ۱۵ مئی کے بعد ممکن ہے کہ کتابوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوجائے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد کتابیں خرید لیں۔

اگر کوئی جماعت مجموعی طور پر ۱۰۰ روپے کی کتب خریدے گی اور بذریعہ ڈاک منگوائے گی تو اسے محصول ڈاک معاف ہوگا۔ بصورت دیگر پانچ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ (ناظر تالیف و تصنیف ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

امسال میٹرک کا امتحان دینے والے واقفین متوجہ ہوں

تمام ایسے واقفین جنہوں نے خود اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا ان کے والدین نے انہیں بچپن سے وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس سال وہ میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل امور کی فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ تحریک جدید کے ماتحت ان کے آئندہ پروگرام کے متعلق کارروائی کی جاسکے۔

(۱) کون کون سے مضامین لئے تھے۔ (۲) اپنا پتہ مکمل تحریر فرمائیں۔ (۳) جب نتیجہ نکلے۔ تو اس وقت نتیجہ سے مطلع فرمائیں۔ (نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

تحریک جدید کی مطبوعہ کتب

(۱)	تفسیر کبیر جلد اول (سورۂ فاتحہ اور پہلے ۹ رکوع سورۂ بقرہ)	قیمت	۵ ۔ ۸ ۔۔ ۰ روپے
(۲)	" " جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم سورہ والعادیات تا سورہ کوثر	"	۶ ۔ ۸ ۔۔ ۰ "
(۳)	تفسیر سورۂ کہف	"	۱ ۔ ۸ ۔۔ ۰ "
(۴)	اسلام اور ملکیت زمین	"	۲ ۔ ۸ ۔۔ ۰ "
(۵)	New world order (نظام نو کا انگریزی ترجمہ)	"	۱ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ "

ملنے کا پتہ:۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

لجنہ اماء اللہ کا امتحان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے امتحان کی تاریخ بجائے ۲۹ اپریل کے ۶ مئی ۱۹۵۱ء مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے لجنات زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ امتحان قرآن مجید کے تیسرے پارے کا ترجمہ اور کتاب تجلیات الٰہیہ کا ہوگا نیز کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مل جائے گی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

امراء و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ سال کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۵۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کے ذمہ ابھی تک بجٹ کے مقابلہ میں کافی رقوم بقایا ہیں۔ چونکہ اب سال ختم ہونے میں صرف نصف ماہ باقی رہ گیا ہے اس لئے جملہ امراء و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس عرصہ کے اندر اندر اپنی پوری کوشش اور توجہ اس کام میں صرف کردیں تاکہ سال ختم ہونے تک جماعت کے کسی دوست کے ذمہ کوئی چندہ بقایا میں نہ رہے ابھی وقت ہے کہ آپ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے سال ختم ہونے سے پہلے پہلے جماعت کے ہر فرد سے بجٹ کے مطابق وصولی کا انتظام کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں اور اپنے خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ نظارت بیت المال

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں!

مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں۔ لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدہ داروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ادائیگی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر معہ نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداروں کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ واری ان پر ہوگی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میرے ناناجان مرزا محمد اسمٰعیل صاحب آف کوٹلی مغلاں ریاست کپورتھلہ فسادات کے بعد سے لاپتہ ہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ بہاولپور اسٹیٹ میں کسی جگہ مقیم ہیں۔ اگر وہ خود یا کوئی دوست ان کے پتہ سے واقف ہوں تو اطلاع دیں۔ مرزا لطافت الرحمٰن تاجر قادیان ہال جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۲ اپریل ۱۹۵۱ء

36

ختم نبوّت کی شان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ ہے کہ میں اس زمانہ میں احیائے دینِ اسلام کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ لفظ بہ لفظ حرف بہ حرف نقطہ بہ نقطہ وہی دینِ اسلام جو حضرات انبیاء علیہم السلام لائے۔ اور جس کی تکمیل و تختیم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی اور جس کا آخری اور مکمل ایڈیشن قرآن کریم ہے۔

جو شخص بھی آپ کی تصنیفات کو پڑھے گا وہ یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج تک بہت کم لوگ ایسے دنیا میں پیدا ہوئے ہیں جن کی تحریر کے لفظ لفظ حرف حرف اور نقطہ نقطہ سے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور قرآن کریم کے متعلق والہیت اس درجہ کمال کے ساتھ نمایاں ہوتی ہو جیسی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے ہوتی ہے۔ ہم اپنے اس دعوےٰ کی تائید کے لئے محض چند حوالے نہیں پیش کرتے۔ بلکہ ہم یہ عام دعوت دیتے ہیں کہ آپ کی کوئی تصنیف اٹھا کر پڑھ لیجئے۔ سب سے نمایاں چیز جو آپ کو محسوس ہوگی۔ وہ یہی ہے کہ یہ شخص واقعی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کا ایسا عاشق ہے کہ اس کی نظیر تمام تاریخ اسلام میں ملنا مشکل ہے۔

مخالف کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوےٰ کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر حملہ کیا ہے۔ مخالف سمجھتا ہے کہ مسلمان یہ بات سنکر احمدیت کے خلاف بھڑک اٹھیں گے۔ بے شک وہ ایک حد تک اس میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن جس نبوت کا آپ نے دعوےٰ کیا ہے اگر اس کا صحیح تصور کیا جائے تو ثابت ہوگا کہ آپ کے دعوےٰ نبوت نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" کا وہ عظیم الشان پہلو نمایاں کیا ہے کہ اگر وہ پہلو نہ ہو تو ختم نبوت کی حقیقی شان ہی سمجھ میں نہیں آسکتی۔

ختم نبوت کا عام تصور یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یعنی ختم نبوت کا کمال محض تأخر زمانی میں مرتکز ہے۔ اس تصور کے متعلق ہم ہی نہیں کہتے۔ آپ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ بانیٔ مدرسہ دیوبند اور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے معتقد رشاگرد اور فدائی سے دریافت کیجئے۔ آپ نے غیر مبہم الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ تأخر زمانی فضیلت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

مولانا مذکور کا یہ قول ذاتی رائے پر مبنی نہیں ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ میں اس وقت بھی نبی یا خاتم النبیین تھا جبکہ ابھی آدم علیہ السلام مٹی میں تھے۔ یعنی وہ پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے۔ اس کے بعد تأخر زمانی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ اس کے مطابق تو ہر نبی آپؐ کے بعد آیا ہے۔ غور فرمائیے۔ آپ فرمائیں گے کہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک جتنے بھی انبیاء علیہم السلام آئے ہیں۔ ان سب کے فضائل علاوہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی فضائل کے آپ کی ذات میں جمع ہو گئے تھے۔

ٹھیک ہے یہی تو ہم عرض کرتے ہیں کہ اصل چیز تقدم و تأخر زمانی نہیں ہے۔ بلکہ اصل چیز فضائل ہیں اور "ختم نبوت" کا کمال یہ نہیں ہے کہ سب کے بعد آپ آئے بلکہ یہ ہے کہ سب کے مجموعی فضائل کے علاوہ فضائل آپ اپنی ذات میں رکھتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

حُسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سے بھی شان ختم نبوت کا حق ادا نہیں ہوتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں نہ صرف پہلے انبیاء علیہم السلام کے تمام فضائل جمع ہو گئے تھے بلکہ ختم نبوت کی شان یہ ہے کہ قیامت تک جتنے بھی فضائل اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی انسان کو مل سکتے ہیں۔ وہ بھی آپ کی ذات میں مجتمع ہو گئے تھے۔ یعنی اب کوئی فضیلت نہیں ہے۔ مگر وہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود تھی۔

مخالف کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں تمام پہلے انبیاء کے فضائل مجتمع ہو گئے تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کی ذات میں نہ صرف پہلے انبیاء کے فضائل مجتمع ہو گئے تھے۔ بلکہ آپ کی ذات میں پہلے انبیاء علیہم السلام کے مجموعی فضائل کے علاوہ آپ کے خصوصی فضائل بھی تھے۔ جو پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی میں بھی نہ تھے۔ اور اسی لئے آپ صرف رسول اللہ ہی نہیں تھے۔ بلکہ آپ خاتم النبیین بھی تھے۔

اگر آپ میں صرف پہلے انبیاء علیہم السلام کی تمام فضیلتیں بھی جمع ہوتیں تو آپ رسول اللہ ہی کہلا سکتے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض

یعنی ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ خواہ ایک رسول کو دوسرے پر فضیلت بھی ہو وہ رسول ہی رہتا ہے۔ محض عام فضیلت کی وجہ سے وہ خاتم النبیین نہیں بن جاتا۔ اگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پہلے انبیاء علیہم السلام کی مجموعی فضیلتیں بھی جمع ہوتیں تو وہ صرف رسول اللہ ہی کہلاتے۔ مگر اللہ تعالےٰ آپ کو صرف رسول اللہ نہیں فرماتا بلکہ فرماتا ہے۔

رسول اللّٰہ وخاتم النبیین

یعنی آپ رسول اللہ بھی ہیں اور خاتم النبیین بھی ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو خاص فضیلت آپ کو دی گئی ہے۔ وہ پہلے انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ اب دیکھنا ہے کہ وہ فضیلت کیا ہے کیا یہ کہ آپ سب انبیاء علیہم السلام سے بعد میں تشریف لائے۔ یہ تو کوئی فضیلت نہ ہوئی۔ جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ پھر وہ فضیلت کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وّ داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً۔

یعنی اے نبی ہم نے تجھے شاہد۔ مبشر اور نذیر کر کے بھیجا ہے۔ اور اس کے حکم سے اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے والا۔ اور ہم نے تجھ کو نور عطا کرنے والا سورج بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی آپ صرف سراج نہیں ہیں۔ بلکہ آپ سراجاً منیراً ہیں۔ پہلے انبیاء علیہم السلام صرف ایسے سراج تھے۔ جن کی روشنی میں ہم دیکھ سکتے تھے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے سراج ہیں کہ وہ دوسروں کو بھی منور کر سکتے ہیں۔ یعنی ان کو ایسا بنا سکتے ہیں کہ ان کی روشنی میں بھی ہم دیکھ سکتے ہیں۔ مگر یہ روشنی بھی دراصل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی روشنی ہے۔ مسیح موعود علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ آپؐ کی ذات نبی تراش ہے تو اس کے یہی معنے ہیں کہ آپ کے بعد آپ کے فیض سے اور آپ کی ہی پیروی میں آپ کا ہی امتی غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو یہ کمال نہیں دیا گیا۔ یہ خصوصی فضیلت ہے جو صرف آپ کو دی گئی ہے۔ اور اسی لئے آپ صرف رسول اللہ نہیں ہیں۔ بلکہ "خاتم النبیین" ہیں۔

سوال ہو سکتا ہے کہ یہ فضیلت پہلے انبیاء میں سے کسی کو کیوں نہ دی گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت دراصل مختلف ارتقائی ادوار سے گزر کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے پورے کمال کو پہنچ رہی ہے۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ براہ راست تمام کڑیوں کو بتدریج تکمیل تک پہونچاتا۔ تکمیل نبوت کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی پوری نعمت جتنی قیامت تک دنیا کے لئے ضروری ہے نبوت محمدیہ کے ذریعہ پوری کر دی ہے۔ اس لئے اب اس کے باہر کوئی کمال نہیں رہا۔ اسی سے یہ حقیقت ہویدا ہوتی ہے کہ محمد رسول اللہ ہی قیامت تک زندہ نبی ہیں۔

آپ کی اس زندگی کے معنے یہی ہیں کہ جب کبھی وہ دین جو آپ لائے دنیا کے دلوں سے نکل جائے۔ تو اللہ تعالےٰ آپ کے نمونہ پر کسی شخص کو برپا کرے جو از سر نو اپنے دین کو لوگوں کے دلوں میں زندہ کرے۔ ایسا نمونہ اگر نبی کا نام پاتا ہے تو اس کے معنے صرف یہی ہیں کہ یہ نام اسکو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے فیض سے ہی ملا ہے۔ اس کی نبوت آپ کی نبوت کا ہی پرتو ہے کوئی الگ نبوت نہیں۔ یہ صرف آپ کی شان "خاتم النبیین" کا ظہور ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف اس لئے نبی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اسی لئے آپ نے فرمایا ہے۔ ؎

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ایسی نبوت کے دعوےٰ کو "ختم نبوت" پر حملہ سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ یہ کہنا کہ سورج کی شعاع کا وجود سورج کے کمال نور پر حملہ ہے۔

انصار اللہ اپنے تبلیغی فرائض کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔

تبلیغ انسان کے تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور اپنے نیک اعمال کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھنے کا واحد یقینی طریقہ ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص ہمارے ذریعہ سے صداقت کو قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے قانون کے مطابق اس کے آئندہ نیک کاموں کا ثواب ہمیں بھی ملتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تیرے ذریعہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو یہ تیرے لئے سارے دنیا کے مال و متاع سے بڑھ کر ہے۔

اراکین مجلس انصار اللہ ایسی عمر میں ہوتے ہیں جس میں انسان اپنے مستقبل کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے سب سے بڑا ذریعہ تبلیغ ہے۔ امید ہے کہ انصار اللہ خاص طور پر تبلیغ کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور اپنی تبلیغی مساعی کی رپورٹ دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوائیں گے۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری قائد تبلیغ
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مامور من اللہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان معیار

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغل پورہ)

اخبار "احسان" لاہور مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۳ پر کسی "غازی کشمیر علامہ ابو الحسنات صدر مرکزی جمیعۃ العلماء پاکستان" کی طرف سے ایک مضمون بعنوان " اطاعت امیر کا قرآنی مفہوم" شائع ہؤا ہے۔ جس میں علامہ موصوف لکھتے ہیں:۔

" ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احدٍ عنہ حاجزین یعنی (اگر بفرض غلط و المحال) ہمارا رسول بعض باتیں اپنی طرف سے منسوب کرتا۔ تو ہم مواخذۃً اس کا دایاں بازو پکڑ لیتے۔ اور اسکی رگِ گردن کاٹ ڈالتے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اس کو بچانے والا نہ ہوتا۔ اور اگر متنبی کذاب مثل مسیلمۂ پنجاب دعویٰ مسیحیت کر کے اپنی طرف سے خاک ریپر منٹ اور غتم غتم جیسی باتیں اللہ کی طرف منسوب کر دے۔ تو اسکی رگ گردن نہ کٹنا اور گرفت نہ ہونا ہی اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ وہ سچا رسول نہیں بلکہ بنا ہؤا یا کسی حکومت کا بنایا ہؤا فرضی نبی ہے اسے مسلمان کبھی نبی ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔"

(اخبار احسان لاہور مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

قرآن شریف کی مندرجہ بالا آیت میں جس کو علامہ ابو الحسنات صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مشتبہ کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ کفار و منکرین کے سامنے ایک نہایت زبردست اور مسکت معیار پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر یہ مدعی سچا نہ ہوتا۔ بلکہ مفتری ہوتا۔ جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے۔ تو ہم اس کو پکڑ لیتے اور قتل کروا دیتے۔ یعنی یہ اتنی مہلت نہ پا سکتا۔ اس کا اتنی مہلت پانا اور قتل سے بچ رہنا اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ یہ جھوٹا نہیں۔ پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے۔ کہ جھوٹا نبوت کا دعویٰ کرنے والا یقیناً ہلاک کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ لوگ جو علامہ کہلاتے ہیں۔ وہ اس سے بالکل الٹ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا بچ رہنا آپ کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے (نعوذ باللہ) حالانکہ قرآن پاک کی یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ قتل سے بچ رہنا سچائی کی دلیل ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید اور "غازی کشمیر" و علامہ ابو الحسنات کی غلط بیانی درجہ ذیل حوالجات سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔

سب سے پہلے ہم اہل سنت و الجماعت کی مشہور کتاب کو ہی پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی جو عقائد کی معتبر ترین کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

(۱) " کہ یہ بات عقلی طور پر ناممکن الوقوع ہے۔ کہ اتنی کامیابی ایک غیر نبی کو حاصل ہو۔ جس شخص کو خدا جانتا ہو۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔ پھر اس کو تئیس برس کی مہلت دے۔"

(ترجمہ عربی عبارت صفحہ ۱۰۱)

اسی طرح علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں۔

(۲) " اس آیت میں مفتری کی حالت تمثیلاً بیان کی گئی ہے۔ کہ اس سے وہی سلوک ہو گا۔ جو بادشاہ اس شخص سے کرتے ہیں۔ جو ان پر جھوٹ باندھتا ہے۔ وہ اس کو مہلت نہیں دیتے۔ بلکہ فی الفور قتل کرواتے ہیں۔ یہی حال مفتری علی اللہ کا ہوتا ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۲۹۱)

امام ابو جعفر طبری لکھتے ہیں:۔

(۳) " اگر آنحضرت صلعم نے ہم پر افترا باندھا ہوتا تو ہم اس سے سخت گرفت کرتے۔ اور پھر اسکی شہ رگ کاٹ دیتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو جلد سزا دیتا اور اتنی مہلت نہ دیتا۔"

(تفسیر ابن جریر جلد ۲۹ صفحہ ۳۲ مطبوعہ مصر)

علامہ زمخشری فرماتے ہیں:۔

(۴) " اگر یہ مدعی ہم پر افترا کرتا۔ تو ہم اس سے جلد انتقام لیتے۔ اور اس کو قتل کر دیتے۔ جیسا کہ بادشاہ ان کے ساتھ کرتے ہیں۔ جو ان پر جھوٹ باندھتے ہیں۔" (تفسیر کشاف صفحہ ۱۵۲۴)

(۵) علامہ شیخ احمد صاوی لکھتے ہیں۔

" اگر یہ ہم پر جھوٹ باندھتا تو ہم اس کو فوراً مروا دیتے۔" تفسیر صاوی علی الجلالین جلد ۴ صفحہ ۲۳۸)

تفاسیر کے ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ مفسرین کے نزدیک اس امت میں مفتری کی سزا کا ذکر ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جھوٹے مدعی کو اس قدر مہلت نہیں مل سکتی۔ جتنا عرصہ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اپنے دعویٰ کا اعلان فرماتے رہے۔ یعنی ۲۳ برس بلکہ وہ جلد تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کا سلسلہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ بہر حال مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں مفتری کی جلد ہلاکت و بربادی کا معیار مذکور ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کاذب مدعی الہام کو ۲۳ سال تک پہنچنے کا موقع نہیں دیتا۔ اسی ضمن میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان چیلنج درج کرتے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام نے قرآن پاک کی آیت لو تقول علینا کے متعلق اپنی کتاب میں آج سے تقریباً پچاس سال قبل تحریر فرمایا تھا۔ حضرت فرماتے ہیں:۔

" اسی طرح میں چاہتا ہوں۔ کہ آیت لو تقول کے متعلق بھی حجت پوری ہو جائے۔ اسی جہت سے میں نے اس اشتہار کو پانچ سو روپیہ انعام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ کہ اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ کوئی شخص نبی یا رسول یا مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کر کے پھر باوجود مفتری ہونے کے برابر تئیس برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلعم ہے۔ زندہ رہا ہے۔ تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اس کے جو میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیدے۔ پانچ سو روپیہ نقد دے دوں گا۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۵ و تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ ۱۴)

اس چیلنج پر آج پچاس سال گذر گئے۔ مگر افسوس کہ علماء ایک مثال بھی اسکی پیش نہ کر سکے۔ اور اپنے سکوت سے اس دعویٰ کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں صادق تھے۔ اور آپ کو کاذب قرار دینے والے ہرگز حق پر نہیں ہیں۔ حضرت مسیح پاک فرماتے ہیں:۔ ؎

طرفہ کیفیت ہے ان لوگوں کی جو منکر ہوئے
یوں تو ہر دم مشغلہ ہے گالیاں لیل و نہار
پر اگر پوچھیں کہ ایسے کاذبوں کے نام لو
جن کی نصرت سالہا سے کر رہا ہو کردگار
مردہ ہو جاتے ہیں اس کا کچھ نہیں دیتے جواب
زرد ہو جاتا ہے منہ جیسے ہو کوئی سوگوار

مراسلہ

عرض حال — شاعر کا اپنا خیال

محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی طرف سے ہمیں ذیل کا خط موصول ہوا ہے:۔

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایک دشمنِ حق نے جو غلط فہمی پھیلانی چاہی ہے۔ اس کے متعلق جو کچھ آپ نے الفضل میں شائع فرمایا ہے۔ اس سے مجھے کامل اتفاق ہے۔ اور میرا بھی یہی عقیدہ ابتداء سے ہے۔ کوئی احمدی حلول و تناسخ کا قائل نہیں۔ اور نہ ہی کسی وجود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مساوی چہ جائیکہ نعوذ باللہ آپ سے بڑھ کر قرار دیتا ہے۔ نہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں (المسیح الموعودؑ)

ہم تو اس کے خدام ہیں جس نے فرمایا:۔ ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

شعر متنازعہ فیہ جس نظم سے لیا گیا ہے۔ اول تو اس کے دو مختلف مصرعوں کو کسی قدر تبدیلی سے ملا دیا گیا ہے۔ دوم اسی نظم کا آخری شعر یہ ہے ؎

غلامِ احمدِ مختار ہو کر
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں

یعنی مسیح موعود بہر صورت غلام ہے۔ سوم۔ اس شعر میں کسی دوسرے وجود سے بڑھ کر یا مساوی ہونے کا ذکر نہیں۔ بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی "اپنی شان" کا ذکر ہے۔ کہ اس کا ظہور پہلے سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آپ کی شان ہر زمانہ میں بوجہ کثرت درود شریف و حدیث الدال علی الخیر کفاعلہٖ جوں جوں دنیا میں نیکی بڑھتی ہے۔ اسلام کی اشاعت ہوتی ہے۔ حسب آیت وللاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ بڑھتی رہتی ہے۔ اور ہر زمانہ میں جب فسق و فجور۔ کفر و الحاد کی تاریکی پہلے سے زیادہ پھیلتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی روحانیت پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ ضو پاش ہو کر اس ظلمت کو دور کرتی ہے۔ اسکی مثال سورج اور چاند کی سی ہے۔ کہ پہلی رات کا چاند بھی چاند ہے۔ اور چودھویں کا بھی چاند۔ لیکن آخری صورت میں پہلی صورت سے بڑھ کر نظر آتا ہے۔ اور سورج کے مقابل میں چاند کی کچھ حقیقت نہیں۔ اصل میں جو کچھ ہے سورج ہی ہے۔ ہر مجدد کے زمانے میں حضور انور کی روحانیت نے نزول فرمایا۔ (نہ کہ روح نے)۔ اور حسب ضرورت و اقتضاء زمانہ و استعداد فطری پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہؤا۔ حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ اپنے آپ کو دوسرے مجددین کے مقابل میں مجدد الف ثانی لکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو مجدد الف آخر یعنی ہزار ہفتم قرار دیا ہے۔ اور یہ سب فیضان جناب رسالتمآب خاتم النبیینؐ کا تھا۔ اور انہی کی شان کا ظہور تھا ؏

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے وہ شعر بچپن میں کہا تھا۔ لیکن جب دیکھا کہ مخالف عیفہ اس کے معنے و مطلب کو بگاڑ کر فتنہ و شر پھیلانا چاہتا ہے۔ تو نہ صرف یہ شعر اس نظم سے نکال دیا گیا۔ بلکہ یہ نظم کالعدم کر دی گئی۔ اور گذشتہ چالیس سال سے کبھی ہمارے لٹریچر میں نہیں چھپی نہ چھاپی گئی۔ مجھے اپنی کوتاہی اور کج مج بیانی کا بہر صورت اعتراف ہے۔ اور اب کہ میں گور کنارے ہوں۔ اللہ تعالےٰ علیم بذات الصدور کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ابتدائے قبول احمدیت سے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا غلام سمجھتا اور مانتا رہا ہوں۔ اور کبھی میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ نہ اب ہے۔ اور نہ انشاء اللہ تادم واپسین آئے گی کہ حضور ختم الرسلؐ کے برابر یا ان سے

(باقی صفحہ ۳ پر)

"گھر پر میں آزاد ہوتا ہوں اور سٹیج پر آن ڈیوٹی"

(عطاء اللہ شاہ بخاری)

از سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری

۱۹۳۶ء کی گرمیوں میں "یوم التبلیغ" سے ایک دن پیشتر جماعت احمدیہ منصوری کے صدر محترم نے جب اس عاجز سے دریافت فرمایا تھا کہ "آپ کہاں تبلیغ کریں گے"، تو میں نے جواب میں عرض کیا تھا کہ "لنڈھور بازار میں.........احرار کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو تبلیغ کروں گا"۔ شاہ صاحب ان دنوں منصوری آئے ہوئے تھے۔

اگلے دن میں اور میرے ساتھ ایک احمدی دوست جناب شاہ صاحب کی قیام گاہ پر گئے۔ وہاں منصوری کے بعض غیر احمدی معززین پہلے سے موجود تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ہم سے وجہ آمد دریافت فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ "آج ہمارا یوم التبلیغ ہے۔ ہم احمدی ہیں اور آپ کو تبلیغ کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں"، شاہ صاحب نے یہ بات سن کر بے ساختہ فرمایا "قطع نظر اس سے کہ ہمارا قادیانیوں کے ساتھ بہت اختلاف ہے مگر ان کے جذبۂ تبلیغ کی میں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کاش ہمارے لوگوں میں بھی یہ جذبہ ہوتا"۔ اس کے بعد پھر تبلیغی گفتگو شروع ہو گئی۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

"ختم نبوت" کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ تو میں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ قادیان بھی حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی قیامت تک نہیں آسکتا البتہ حسب وعدۂ استخلاف، موسوی سلسلہ کی طرح امت محمدیہ میں بھی تابع شریعت نبی آسکتے ہیں جو امتی ہوں گے۔ اور اس سے حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال شان اور فضیلت تامہ کا اظہار ہوتا ہے، نہ کہ معاذ اللہ استخفاف جیسا کہ عام طور پر لوگوں نے غلطی سے سمجھ رکھا ہے۔

اس کے بعد شاہ صاحب نے گفتگو کو سیاسی رنگ میں بدل دیا، اور فرمایا کہ "مرزا بشیر الدین محمود صاحب اگر آج انگریزوں سے تعاون کرنا چھوڑ دیں تو میں ان کی بیعت کر لوں گا"۔ اس کے جواب میں عرض کیا گیا کہ "بیعت کا اس تعاون سے کیا تعلق ہے انگریزوں سے ہمارا تعاون دنیوی اغراض کے ماتحت نہیں ہے۔ بلکہ ہم اصولاً ملک و قوم کی بہتری کے لئے یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ حکومت وقت اگر مذہب میں مداخلت نہ کرتی ہو، تو اس کا ساتھ دینا چاہیئے۔ ورنہ امن قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن مذہبی طور پر انگریزوں کے ساتھ ہمارا کوئی تعاون نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام کی مدافعت میں ہم تو عیسائیت کے ساتھ تبلیغی جہاد میں مصروف اور انگریزوں کے دار الحکومت لندن میں بھی مسجد تعمیر کر کے روزانہ پانچوں وقت توحید و رسالت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور انگریزوں کو بھی مسلمان بنا کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کی فکر میں ہیں"۔

شاہ صاحب نے فرمایا۔ آپ کی باتیں تو بہت اچھی ہیں۔ مگر قادیانیت کچھ اور ہے اور اسکی اصل حقیقت مرزا صاحب کی کتابوں میں موجود ہے آپ لوگ اپنی کتابوں کو چھپاتے ہیں، اور دوسروں کو نہیں دیتے"، میں نے دریافت کیا کہ "آپ کو وہ اصل حقیقت کہاں سے معلوم ہو گئی؟ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھی ہیں؟ جماعت احمدیہ تو ایک تبلیغی جماعت ہے اور ظاہر ہے کہ اپنے خیالات و کتب کی اشاعت کئے بغیر یہ ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ درست نہیں کہ ہم اپنی کتابوں کو چھپاتے ہیں اور دوسروں کو نہیں دیتے آپ فرمائیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کونسی تصنیف آپ دیکھنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی ساری سلسلہ کی کتابیں آپ کے پاس بھیج دونگا"... اس طرح گفتگو ہوتی رہی۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔ پھر ہم اور غیر احمدی اصحاب بھی اٹھ کر چلے آئے۔

باہر آ کر بعض غیر احمدی دوست کہہ رہے تھے کہ "عجیب بات ہے کہ مولانا نے پبلک تقریر میں تو فرمایا تھا کہ کوئی قادیانی مجھ سے بات نہیں کر سکتا اور یہاں قادیانی نوجوان ان کے گھر پر آ کر اپنی تبلیغ کر گئے"

اس کے بعد بھی دو تین ملاقاتیں شاہ صاحب سے ہوئی تھیں۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری، اپنے گھر پر ہمارے ساتھ بڑی خوش اخلاقی سے پیش آئے تھے اور کوئی بات خلاف تہذیب نہیں کی۔ پبلک میں شاہ صاحب کا طرز کلام کچھ اور ہوتا ہے، لیکن گھر پر انہوں نے شائستگی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔

لیکن ایسا کیوں ظہور میں آیا؟ اس کی وجہ بھی ہمیں شاہ صاحب کی زبانی ہی معلوم ہو گئی تھی اور وہ اس طرح پر کہ بعد میں ایک مرتبہ اتفاقیہ مولانا عبد السلام صاحب عمر، مکرمی ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب اور یہ عاجز ایک دن اکٹھے دہرہ دون سے منصوری جا رہے تھے جب ہم دہرہ دون کے پلٹن بازار میں سے گزرے تو وہاں دیکھا۔ کہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ایک دکان پر کھڑے سامنے مجمع سے کچھ خطاب فرما رہے تھے۔ ہمارے پاس وقت بہت تھوڑا تھا۔ اس لئے جلدی میں ہم رکے نہیں۔ بلکہ آگے نکل گئے۔ شاہ صاحب نے مجھے دیکھ لیا۔ اور بلند آواز میں فرمایا کہ "بغیر ملے ہی آپ جا رہے ہیں"، میں فوراً رک گیا۔ اور واپس شاہ صاحب کی طرف رخ کیا۔ مجمع نے راستہ دیدیا تھا جب ہم شاہ صاحب کے پاس پہنچے تو بعد مزاج پرسی، انہوں نے پھر بلند آواز میں فرمایا "قادیانی جماعت کا اخبار الفضل لکھتا رہتا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری بہت بد اخلاق ہے۔ کیوں صاحب، منصوری میں آپ میرے مکان پر تشریف لائے تھے بتایئے میں آپ کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آیا تھا یا خوش اخلاقی سے؟ میں نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فوراً جواب میں کہا کہ "میں بڑی خوشی سے اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ جب مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو ہم ان کے گھر پر ملے تھے وہ ہمارے ساتھ بہت اچھے اخلاق سے پیش آئے تھے۔ اور ہمیں ان سے ملکر خوشی ہوئی تھی لیکن... (آگے شاہ صاحب سے عرض کیا کہ) ...... وہ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری جو پبلک اسٹیج پر نمودار ہو کر، نہ جانے کیوں جماعت احمدیہ کے خلاف بے تکی اور غلط باتیں بیان کیا کرتے ہیں۔ اور اخلاق چھوڑ دیتے ہیں، میں ان بخاری صاحب سے معاف کیجئے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔

یہ سن کر شاہ صاحب مسکرا دئے۔ اور پھر جو بات انہوں نے عام مجمع کے سامنے اعلانیہ طور پر کہی وہ بالکل سچی تھی۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے فرمایا۔ کہ "گھر پر میں آزاد ہوتا ہوں اور اسٹیج پر آن ڈیوٹی ہوتا ہوں"۔

اردو دان ناظرین کے لئے اسجگہ "آن ڈیوٹی" کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ یہ انگریزی کے الفاظ ہیں اور ان کے معنے ہیں "کام پر لگے ہونا"، یعنی جس کام پر کسی آدمی کو لگایا جائے وہ جب اسکو سرانجام دے رہا ہو تو اس کو "آن ڈیوٹی" کہتے ہیں آن ڈیوٹی کے الفاظ استعمال کر کے شاہ صاحب نے اصل حقیقت کو بے نقاب کر دیا تھا۔ ان کی اس صاف گوئی کی میں نے وہیں داد دے دی تھی۔ پھر ہم منصوری روانہ ہو گئے۔

غور کیجئے ...... "گھر پر میں آزاد ہوتا ہوں اور اسٹیج پر آن ڈیوٹی ہوتا ہوں"! بظاہر یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ چند الفاظ کا مجموعہ ہے۔ لیکن کس قدر معنے خیز اور صداقت سے لبریز ہے۔ کہنے والے نے یہ بات کہدی مگر سننے والے کے دل پر ایک گہرا اثر کر گئی۔

قریباً آٹھ نو سال بعد ۱۹۴۴ء میں جب میں سیالکوٹ میں تھا، تو سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے ایک پہلے رفیق کار اور دیرینہ دوست سے وہاں ایکدن ملاقات ہو گئی۔ یہ صاحب ایک معروف سجادہ نشین تھے۔ احمدیت پر کافی دیر تک ان کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقبول عام و خاص کتاب "انقلاب حقیقی" بھی میں نے ان کو دی۔ پھر جماعت کے تبلیغی حالات سن کر بھی وہ بہت محظوظ ہوئے۔ دوران گفتگو میں شاہ صاحب کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کر کے انہوں نے فرمایا کہ احرار کے موجودہ طریق کار سے ان کو شدید اختلاف ہے کیونکہ ان لوگوں کی سرگرمیاں اب خلاف ملت ہو گئی ہیں۔ میں نے شاہ صاحب کی "آن ڈیوٹی" والی بات تعریفی رنگ میں ان کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ "عنقریب امرتسر جا کر میں الاہور ل شاہ صاحب سے بھی ملوں گا"۔ میں نے کہا کہ آپ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے کہدیجئے کہ منصوری کا ایک "قادیانی" سیالکوٹ میں ملا تھا۔ اس نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ پیام بھیجا ہے کہ "شاہ صاحب! .... کب تک ملت اسلامیہ کے مفاد کو پس پشت ڈال کر تخریبی کاموں میں مبتلا ہو گے؟ روز محشر نانا جان (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بھی منہ دکھانا ہے۔ ابھی سے سوچ لو۔ اصل عزت اسلام کی حقیقی خدمت میں ہے آؤ اور سچے جان نثاران اسلام کے ساتھ ملکر کوئی حقیقی خدمت اسلام کر لو، تا حقیقی فلاح پاؤ۔ اور حشر کے دن احکم الحاکمین اور سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سرخرو ہو"

منصوری و دہرہ دون والی ملاقاتوں کے بعد جو کچھ شاہ صاحب کے متعلق پھر میرے دلی خیالات و جذبات رہے وہ یہ پیغام ان کا آئینہ دار تھا۔ شاہ صاحب کے ذکر پر ہمیشہ پھر میرے دل میں یہی خیال آتا رہا کہ یہ مسلمان کہلانیوالا انسان جو ایسی جرأت کا مالک نکلا تھا کہ اپنے ہم خیالوں کے مجمع میں صاف طور پر یہ کہہ گزرا کہ "گھر پر میں آزاد ہوتا ہوں اور اسٹیج پر آن ڈیوٹی ہوتا ہوں"، کیوں اب تک خدمت اسلام کے صحیح جذبہ سے آشنا ہے؟ ۔ ایسے شخص کا بیکار تخریبی مشاغل میں اپنی عمر عزیز کو ضائع کرنا یقیناً بہت افسوسناک امر ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو تو اسلام کے لئے آن ڈیوٹی ہو کر حقیقی مجاہدین اسلام کی صف میں نظر آنا چاہیئے تھا۔ آج دنیا بھر میں کفر و اسلام کی ایک زبردست جنگ جاری ہے۔ مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک مسلمان کا لہو ارزاں ہی نہیں بلکہ بے قیمت سمجھا جا رہا ہے اور یہ محض اسلئے کہ مسلمان دین اسلام کی طرف منسوب ہے۔ کشمیر و فلسطین میں بھی قہر نازل ہے۔ کیا مسلمان کہلانے والے انسان کے لئے ابھی تک وقت نہیں آیا کہ وہ غیر اللہ کی ڈیوٹیوں پر لات مار کر، اسلام کی مدافعت میں سرفروشوں کی طرح اس عالمگیر جنگ میں حصہ لے؟ اور فلاح دارین حاصل کرے ...... دنیا اور دنیا

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کیلئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں۔ یا پس انداز کرنے کے لئے ہو کہ خاص ضرورت پر کام آئے۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے

(۱) پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ بنام صیغہ امانت قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب بھی کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کیلئے باہر روپیہ طلب کرے تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا

روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہوئی ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے۔ تو اسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں۔ لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کرا لیتے ہیں۔ آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لے سکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے۔ اور اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق بھی یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائیگا۔

(۳) تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے۔ وہ اس شخص کو دیا جاتا ہے۔ جس کی رقم ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے روپیہ بھی محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

(۱) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائیگی۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۴ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا۔

(۲) رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کیجائیگی جس کی قیمت زر رہن سے دوچند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔

(۳) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں رہنے دیا جائے تو دو ہزار کی جائداد پر پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زر ٹھیکہ ادا ہوگا۔ ایسی جائداد کم از کم ایک ہزار روپیہ پر رہن رکھی جائے گی۔

(۴) رقم کی واپسی کے لئے فریقین کا مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے۔

(الف) ایک ہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس

(ب) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا نوٹس

(ج) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس

(د) زر ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائیگا

(نظارت بیت المال ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵

کی لذتیں تو سب فانی ہیں!! ؎

اے برادر دل منہ در دولت دنیائے دوں
زہر خوں ریز است در ہر قطرۂ ایں انگبیں
ناتوانی جہد کن از بہر دیں با جان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں

اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ خلیفۂ ثانی حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں ان لوگوں نے بھی کہ جنہوں نے اوائل میں اسلام کی بے انتہا مخالفت کی تھی۔ اور جاں نثاران اسلام پر سخت مظالم توڑے تھے۔ جب خدا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر کے خدمت اسلام کے جذبہ سے سرشار ہوئے تو پھر اسلام کی مدافعت میں قادسیہ اور یرموک کی جنگوں میں اپنی عظیم الشان خدمات سے تمام گذشتہ دھبوں کو دھو ڈالا تھا۔ اسی وجہ سے ان کے نام بھی آج تک آسمان رفعت پر روشن ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔ ایسا درجہ دین کے لئے مسلسل قربانیوں کے بعد ہی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دین کے لئے قربانیوں کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

احباب کی خدمت میں

ایک ضروری اطلاع

بعض دوست امانت تحریک جدید میں رقم بھیجتے ہیں اور منی آرڈر کے کوپن پر صرف "امانت" یا "امانت ذاتی" لکھدیتے ہیں۔ اسلئے روپیہ غلطی سے دفتر محاسب صدر انجمن کے امانت فنڈ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور بعد میں لمبی خط و کتابت سے غلطی دفع ہو جاتی ہے۔ اسلئے جب دوست امانت تحریک میں روپیہ بھیجیں تو لفظ "امانت تحریک جدید" کوپن پر ضرور لکھ دیا کریں۔ تا کسی قسم کی غلطی نہ ہو نیز جب کسی صاحب کی امانت تحریک جدید میں کوئی رقم وصول ہوتی ہے۔ تو افسر امانت تحریک جدید کی طرف سے فوراً رقم کی وصولی کی اطلاع دے دی جاتی ہے۔ اگر ایسی اطلاع افسر امانت تحریک جدید کی طرف سے وقت پر نہ ملے تو سمجھئے کہ رقم اور مد میں جمع ہو گئی ہے۔ اگر رقم بھیجتے وقت ایک کارڈ کے ذریعہ افسر امانت تحریک جدید کو بھی اطلاع دے دی جایا کرے تو غلطی کا احتمال کم رہتا ہے۔

افسر امانت تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد نائب وکیل الدیوان تحریک جدید کے گھر لڑکا پیدا ہو کر چند گھنٹے بعد فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور زچہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(۲) تعلیم الاسلام کالج کے ڈگری اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانوں میں شامل ہونے والے طلباء کی کامیابی کیلئے صحابہ کرام اور بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ تاکہ خداوند تعالیٰ گذشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی ہمارا نتیجہ شاندار بنائے۔ (حسام الدین جوز تھرڈ ایئر سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۳) راجہ محمد افضل صاحب آف ڈنڈوت قریباً ۸ ماہ سے کمر اور ٹانگوں کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں
راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ اے۔ رسی آف ڈنڈوت نے آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ ہر دو اصحاب کی جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔
(شیخ جمیل احمد رشید ۶۔ ٹالنٹن روڈ۔ لاہور)

(۴) عبد الرحمن راحت اور حافظ ملک محمد صاحب برادر ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مورخہ ۵۔ اپریل کو اچانک ایک تانگہ کے نیچے آ کر بری طرح سے زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (عبد الواحد ولد حافظ ملک محمد صاحب)

(۵) خاکسار کے ماموں جان عرصے سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(ملک محمد خان صاحب محلہ الف متصل دریا ربوہ ضلع جہلم)

(۶) میرا بھائی محمد نواز خان راولپنڈی بہت عرصہ سے بیمار ہے۔ بھائیوں سے درخواست دعا ہے۔
(خالد ممتاز رشید سنت نگر۔ لاہور)

(۷) مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں لمبے عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد سیالکوٹی)

(۸) خاکسار قریباً دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد الدین احمدی آف موگہ ازاوکاڑہ)

امراء و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ سال کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰۔ اپریل ۵۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کے ذمہ ابھی بجٹ کے مقابلہ میں کافی رقوم بقایا ہیں چونکہ اب سال ختم ہونے میں صرف دو ہفتے باقی رہ گئے ہیں اسلئے جملہ امراء و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ان دو ہفتوں کے اندر اندر اپنی پوری کوشش اور توجہ اس کام میں صرف کر دیں۔ تاکہ سال ختم ہونے پر جماعت کے کسی دوست کے ذمہ کوئی چندہ بقایا نہ رہے ابھی وقت ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے سال ختم ہونے سے پہلے پہلے جماعت کے ہر فرد سے بجٹ کے مطابق وصولی کا انتظام کر کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

الفضل کے خریداران

کی خدمت میں بار بار عرض کیا جا رہا ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں فائدہ ہے۔

(۱) وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے

(۲) ڈاکخانہ میں فارم ضائع ہو جانے سے چار آنہ فیس ادا کر کے رقم کے لئے بعض دفعہ برسوں کوشش کرنی پڑتی ہے

(۳) الفضل اس عرصہ میں کئی بار خریدار کو نہیں ملتا۔ روک لیا جاتا ہے

(۴) جن احباب نے اس وقت تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اُن کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ رقم ختم ہونے سے کم از کم دس یوم قبل دفتر الفضل میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔

(منیجر)

بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کی وزارتِ خارجہ کی کامیابی کا اعتراف

دہلی ۶ اپریل۔ مشہور فرقہ پرست اخبار پرتاپ اپنی اشاعت مؤرخہ ۲۸ مارچ میں "پاکستانی سیاست کی کامیابی" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

ہر غیر جانبدار پاکستانی سیاستدانوں کے دماغ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا وہ جانتے ہیں کہ ان کا نصب العین کیا ہے اور اس کے حصول کے لئے وہ دل و جان سے کوشش کرتے ہیں۔ ہماری طرح نہیں کہ تیتر ہیں نہ بٹیر۔ کوئی پالیسی ہے نہ پروگرام۔ وقت کے مطابق جو چاہا وہ کر دیا۔ شاید اس کا نتیجہ ہے کہ بیشتر غیر ملکوں میں ہمارے سفیروں کو ناکامی ہو رہی ہے۔ اور اس کے مقابلے میں پاکستانی زیادہ کامیاب ہو رہے ہیں۔ کشمیر کے سوال پر ہمارے محکمہ خارجہ کو جو ناکامی ہوئی ہے اسے چھپانے کی ضرورت نہیں۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جو ہمارے نظریہ کا قائل ہو۔ ہماری کہیں شنوائی نہیں۔ اس کی وجہ ہونی چاہیئے اور جب تک ہم اسے جاننے کی کوشش نہ کریں گے ہمیں ناکامی و مایوسی ہوتی رہے گی۔ (بحوالہ روزنامہ ودہ عمر لاہور ۸ اپریل ۱۹۵۱ء)

برطانوی پارلیمنٹ میں اینگلو مصری تعلقات کا مسئلہ

لنڈن ۱۱ اپریل۔ مسٹر چرچل نے کہا تھا کہ وہ دارالعوام میں مصر کے متعلق سوال کریں گے لیکن اپنے سوال کو آج کے لئے ملتوی کرنے کا انہوں نے جو فیصلہ کیا اس سے سیاسی حلقوں کو تعجب ہوا کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ کنزرویٹو رکن نے "فوری اہمیت" کے ماتحت یہ مسئلہ چھیڑنے کی جو کوشش کی ہے اس سے اینگلو مصری صورت حال پر مزید روشنی پڑے گی۔

اسپیکر نے اس کی اجازت نہیں دی اور کہا کہ ایوان میں اس موضوع پر مباحثہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ ارکان یہ جاننے کی خواہش نہ کریں کہ قاہرہ میں برطانوی سفیر کو کیا ہدایت دی گئی ہے۔ نیز یہ کہ صرف اطلاع حاصل کرنے کی غرض سے تحریک پیش نہیں کی جا سکتی۔

برطانوی سفیر اس وقت حکومت مصر سے نئی برطانوی تجاویز کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔

یہ امر تقریباً طے شدہ ہے کہ پارلیمنٹ میں جب یہ مسئلہ دوبارہ پیش ہوگا تو حکومت ان نئی تجاویز کی تفصیل نہیں بتائے گی جو مصر کو پیش کی گئی ہیں۔

گذشتہ سال کے اواخر میں لنڈن میں مسٹر بیون اور مصری وزیر خارجہ کے درمیان جس وقت بات چیت ہو رہی تھی تو یہ بات طے کر لی گئی تھی کہ مذاکرات کے دوران میں بالکل رازداری برتی جائے گی

یہاں اس امر پر بھی کافی زور دیا جانے لگا ہے کہ موجودہ تجاویز قطعی نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک بنیاد قائم کی جا سکے جس پر گفت و شنید کی جائے گی۔ اگرچہ تمام جماعتیں اس کی صحت سے متفق ہیں۔ تاہم یہ امکان باقی ہے کہ دارالعوام میں اس مسئلہ کے پیش ہونے پر حکومت برطانیہ مصر کے متعلق اپنی پالیسی کی دوبارہ وضاحت کرے گی (اسٹار)

پاکستان اور ہندوستان میں عراقی کھجوریں

بغداد ۱۱ اپریل۔ عراق کا جو تجارتی مشن پاکستان اور ہندوستان گیا تھا اس کے قائد سید علی ممتاز نے کراچی سے واپس آ کر بتایا کہ پاکستان نے بڑا اس دور چاول کے معاوضہ میں بڑی مقدار میں عراقی کھجوروں کا آرڈر دیا ہے۔ ہندوستان نے بھی ۵۵،۰۰۰ ٹن کھجوروں کا آرڈر دیا ہے۔

پاکستان سے تجارتی معاہدہ ہو چکا ہے اور نئی دہلی میں متعین عراقی وزیر مختار ہندوستان سے تجارتی معاہدہ پر دستخط کرنے والے ہیں (اسٹار)

عرب ترک تعلقات

قاہرہ ۱۱ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ترکیہ حکومت نے ترکیہ اور عربوں کے درمیان اپنے تعلقات استوار کرنے کی خاطر مصر کے متعدد ممتاز افراد اور مذہبی رہنماؤں کو دعوت نامے بھیجے ہیں۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عظام پاشا کے ساتھ وہ بھی ترکیہ آئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسرے عرب ممالک کے لیڈران کو بھی ایسے ہی دعوت نامے روانہ کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

عرض حال (بقیہ صفحہ ۴)

ہو کر کوئی ہوا یا ہو سکتا ہے۔ نہ میں حلول و تناسخ کا قائل ہوا ہوں۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

۔۔ ملک میرا مقام احمدیت میں ایسا نہیں کہ کسی دوسرے احمدی پر میرے کسی قول یا تحریر کی ذمہ داری ہو مگر ۔۔ آخر نہ گیاہِ باغ اُدم ہم اس لئے حضرات مضامین نگار و مبلغین و مناظرین سے عاجزانہ گذارش ہے کہ اس شعر کے متعلق میری گذارشات کو اعتراض کا جواب دیتے ہوئے دہرانے کی زحمت گوارا فرما کر عنداللہ ماجور ہوا کریں۔

نیازمند اکمل

کیا برطانوی کمپنیاں ہندوستان کو اسلحہ مہیا کریں گی؟

لنڈن ۱۱ اپریل۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے ایک افسر نے کل اخباروں میں شائع شدہ ان سنسنی خیز خبروں کی تردید کی کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کو ان کمپنیوں کی سرگرمیوں کی تفتیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جنہوں نے ہندوستان کو لاکھوں پاؤنڈ کی قیمت کا اسلحہ فراہم کرنے کا ٹھیکہ لیا تھا۔ اور جو اپنا وعدہ پورا نہ کر سکیں۔

اس افسر نے کہا کہ ان بیانات میں مطلق کوئی صداقت نہیں ہے کہ ہندوستان کے لئے جیپ اور دوسرے جنگی سامان کے ٹھیکوں کے متعلق جانچ پڑتال کے لئے اسکاٹ لینڈ یارڈ سے کسی طرح کی امداد طلب کی گئی ہے۔

برطانوی اور بعض دوسرے اخبارات میں یہ قصے ہندوستانی پارلیمنٹ میں دیئے ہوئے اس حالیہ بیان کے بعد شائع ہوئے ہیں کہ یہاں سودا غیر تشفی بخش طور پر طے ہوا ہے۔ (اسٹار)

ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر کا انتخاب

راولپنڈی ۱۱ اپریل۔ خیال ہے کہ ۱۹ اپریل کو ڈسٹرکٹ بورڈ راولپنڈی کے صدر کے انتخاب کے موقعہ پر شدید مقابلہ ہوگا۔

اب تک صرف دو امیدوار ہیں ایک موجودہ صدر چوہدری ظفر الحق اور دوسرے موجودہ نائب صدر راجہ غلام سرور۔ دونوں امیدواروں کی طرف سے حمایت حاصل کرنے کے لئے زور و شور سے کوششیں جاری ہیں۔ (اسٹار)

ایٹم کی پانچویں آزمائش گاہ

لندن ۱۱ اپریل۔ یقین کیا جاتا ہے کہ امریکہ ایٹم کی پانچویں آزمائش گاہ تیار کر رہا ہے جو جزائر الیوشن کے ایک چھوٹے سنسان جزیرہ پر ہوگی۔ یہ سائبیریا کی جانب الاسکا سے ۸۰۰ میل مغرب میں واقع ہے (اسٹار)

اریٹریا میں جمہوری انتخاب

اسمرہ ۱۱ اپریل۔ اریٹریا میں اقوام متحدہ کے کمشنر نے ملک کے نمائندوں کو یہ اطمینان دلایا ہے کہ اقوام متحدہ کی تجاویز کے تحت ملک میں نئی حکومت قائم کرنے کے لئے جو انتخابات کرائے جائیں گے وہ آزادانہ اور جمہوری ہوں گے۔

آپ نے اس دفعہ کیرین اور اگوردیٹ کے اضلاع کا دورہ کیا ہے۔ جہاں انہوں نے ضلع کے سرداروں اور مقامی باشندوں کے نمائندوں سے ملاقات کی۔

کیرین میں اقوام متحدہ کے کمشنر کے خاص سکرٹری نے مقامی نمائندوں کے ایک اجتماع کو بتایا کہ اسمرہ میں کمشنر کے دفتر میں ذمہ دار شہری برابر آ سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نیا آئین مرتب کرتے وقت اریٹریا کے عوام سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ اور ان کی پیش کردہ تجاویز پر پوری طرح غور کیا جائیگا (اسٹار)

م اللہ سندھ آجکل خیر سگالی کے مشن پر آسٹریلیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہاں مشنوں کا کام ختم کر لیا ہے۔ (اسٹار)

راولپنڈی کی عدالتوں کا معائنہ

راولپنڈی ۱۱ اپریل۔ پنجاب ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس محمد شریف نے یہاں کی مقامی عدالتوں کا چار روزہ معائنہ مکمل کر لیا ہے۔ اپنے دوران قیام میں انہوں نے یہاں متعدد آدمیوں سے ملاقات بھی کی۔ (اسٹار)

تیل کے مذاکرات ملتوی ہوگئے

لندن ۱۱ اپریل۔ بغداد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت عراق اور عراقی پٹرولیم کمپنی کے درمیان ۱۵ اپریل کو جو مذاکرات شروع ہونے تھے وہ ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر لنڈن واپس آگئے ہیں۔ امید ہے کہ ڈائریکٹر کے بغداد واپس جانے پر گفتگو پھر شروع ہوگی۔

عراقی وفد نائب وزیر اعظم توفیق سویدی۔ وزیر خزانہ عبدالوہاب مرجان اور وزیر اقتصادیات عبدالمجید محمود پر مشتمل ہے

گفتگو اس عراقی مطالبہ پر ہو رہی ہے کہ تیل کی آمدنی میں عراق کو بھی وہی حصہ ملنا چاہیئے۔ جو ایران اور سعودی عرب کو ملتا ہے۔ یہ فیصلہ عراقی کابینہ نے کیا ہے۔ (اسٹار)

پاکستانی بحریہ کے جہاز

کراچی ۱۰ اپریل۔ پاکستان بحریہ کے دو جہاز تیمور؟